© rasailojaraid.com

مطبوعات

التعوذ فی الاسلام ۔ تالیف مولانا محمدؐ طاہر صاحب قاسمی ۔ قیمت غیر مجلد ۶؎ ۔ مجلد ۸؎ ۔ کتبخانہ مطبع قاسمی ۔ دیوبند ۔

یہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے مضامین کی ایک عجیب و نادر تشریح ہے ۔ ان دونوں صورتوں میں حق تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اور ان کے واسطہ سے تمام اہل ایمان کو بتایا ہے کہ جس قدر شرور و آفات اس دنیا میں پائے جاتے ہیں ان کا پیدا کرنے والا کوئی غیر نہیں ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ ہے ۔ لہٰذا ان سے بچنے کے لیے تم کو کسی دوسری طاقت سے پناہ مانگنے کی ضرورت نہیں اللہ ہی کی پناہ مانگو اور اسی کی پناہ تمہارے لیے مفید ہو سکتی ہے ۔ پھر جملہ شرور مخلوقات (بِشَرِّ مَا خَلَقَ) کو چار اقسام پر تقسیم کیا ہے ۔ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ، شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ، شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۔ ان چاروں شرور سے پناہ دینے والا وہی ہے جو رب الفلق ہے، رب الناس ہے، ملک الناس ہے اور اِلٰہ الناس ہے ۔ مؤلف نے بڑی خوبی کے ساتھ ان شرور میں سے ایک ایک شر کی حقیقت بیان کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ ہر ایک شر سے بچنے کا ذریعہ تعوّذ ہے ۔ پھر تعوّذ کے لیے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اور صفت ملکیت اور صفت الوہیت کا ذکر جو کیا گیا ہے، اس کی حکمت کے بیان میں انہوں نے بڑی بڑی نکتہ آفرینیاں کی ہیں جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں ۔ دوران بحث میں بہت سے ضمنی مباحث بھی آگئے ہیں جن میں علم و حکمت اور تدبّر اور تحقیق کی شان جگہ جگہ نمایاں ہے لیکن بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں مزید تحقیق کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضرورت محسوس ہوتی ہے مثلاً شرّ النفّٰثٰتِ فی العقد کے معنی کو صرف سحر کے معنی میں محصور کر دیا گیا ہے حالانکہ اس کے دوسرے معنی بھی ہیں اور ان کی طرف بھی اشارہ ضروری تھا۔ پھر سحر کی حقیقت اور اس کی تاریخ اور اس کے اثرات کے متعلق مولف نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی نہ تو اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق ہے اور نہ علمی تحقیق کے لحاظ سے کوئی بلند پایہ چیز ہے۔ کواکب و سیارات میں مؤلف نے طبیعی تاثیرات کے علاوہ روحانی و باطنی تاثیرات بھی ثابت کی ہیں جو محلِّ نظر ہیں۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ اوہام باطلہ کو نظر انداز کر کے ان امور کی حقیقت پر خالص اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کی جاتی۔ سب سے زیادہ جو چیز ہم کو کھٹکی وہ یہ ہے کہ حقیقت تعوذ اور طریق تعوذ کے باب میں فاضل مؤلف بھی عام غلط فہمی کے شکار ہو گئے ہیں۔ دراصل یہ متاخرین کی پست خیالی اور حقائق سے منحرف ذہنیت کا نتیجہ تھا کہ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کی روح کو چھوڑ کر صرف الفاظ کی تاثیرات میں غلو کیا گیا اور ان کے نقوش اور عملیات اور زبانی ورد کو ظہور عجائب اور حصولِ مقاصد کا ذریعہ بنا لیا گیا۔ مسلمانوں کی عملی اور اخلاقی قوتوں کے لیے یہ ذہنیت ایک طرح کی افیون ثابت ہوئی ہے۔ اسی چیز نے ان کو ایک بے عمل اور اوہام پرست قوم بنایا ہے۔ اسی نے قرآن کی انقلاب انگیز تعلیم سے ان کا رشتہ توڑا ہے۔ اسی نے تدبر فی القرآن اور عمل بالقرآن کے ذوق کو فنا کر کے مسلمانوں میں یہ جوگیانہ ذوق پیدا کیا ہے کہ وہ اسبابِ طبیعی سے کام لینے اور قانونِ فطرت کے مطابق جد و جہد کرنے کے بجائے صرف نقوش اور اوراد سے کام لیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کے تمام مقاصد فوق الطبیعی صورتوں سے پورے ہوا کریں۔ اب ان کی زبان میں عمل کے معنی اس عمل کے نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیا تھا، بلکہ عمل صرف یہ رہ گیا ہے کہ چند مقرر اوقات میں چند مقرر شرائط کے ساتھ ایک خاص وظیفہ جپ لیا جائے اور یہ امید رکھی جائے کہ اس وظیفہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی طاقت سے پہاڑ ٹل جائیں گے، خزانے ابلیں گے، خوارق عادت ظاہر ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کی خاطر سے اپنی سنّت کو بدل دے گا۔ ذکر اور تعوذ اور عزیمت اور دوسری اسلامی اصطلاحات کے مفہوم بھی اسی طرح الٹ دیے گئے ہیں، اور انکی جان نکال کر یہی "افیونیت" ان میں بھر دی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ فاضل مؤلف بھی اس کے اثر سے نہ بچ سکے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جملہ شرور وآفات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو ایک "نسخہ" کے طور پر نازل فرمایا ہے اور اس کا مقصد بس اتنا ہے کہ جب کوئی آفت آئے تو معوذتین کو پڑھ کر دم کیا جائے، پانی پر پھونک کر پلایا جائے اور تعویذ میں باندھ کر لٹکا دیا جائے۔ ہم الفاظ قرانی کی برکت اور اسماء الٰہی کی تاثیرات کے منکر نہیں ہیں۔ بلاشبہ ان میں بے شمار فوائد ہیں، مگر یہ ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم مغز کے اصلی اور عظیم ترین فوائد کو چھوڑ کر صرف قشر کے ضمنی فوائد کو اصل سمجھ لیں۔ اصل چیز تو وہ علم ہے جو معوذتین سے ہم کو عطا کیا گیا ہے، اور اصلی تعوذ یہ ہے کہ یہ علم کمال درجہ تصدیق ویقین کے ساتھ ہمارے دل میں بیٹھ جائے اور جملہ شرور وآفات کے مقابلے میں ہم حق تعالیٰ کی طرف اس طرح رجوع کریں کہ کسی طاقت کا خوف ہمارے پاس نہ پھٹکنے اور غیر اللہ سے پناہ مانگنے کا ادنیٰ سے ادنیٰ خیال بھی نہ آنے پائے۔ معوذتین کا ورد اگر اس علم ویقین کے ساتھ ہو اور ہر بار پڑھنے کے ساتھ یہ کیفیت بڑھتی چلی جائے تو مسلمان کے قلب وروح میں وہ طاقت پیدا ہوگی کہ کسی شرِ ماخلق کا اثر اس پر کارگر نہ ہوگا۔ یہ ان دونوں سورتوں کی روح ہے اور اسی روح کو نمایاں کرنے کی ضرورت تھی۔ عملیات اور نقوش و اوراد کی غذا تو مسلمانوں کو بہت مل چکی ہے۔ اس جنس کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی (ا۔م)۔

التنخر فی الاسلام | تالیف مولٰنا محمد طاہر صاحب قاسمی۔ قیمت ۸ر کتب خانۂ مطبع قاسمی۔ دیوبند (ضلع سہارنپور)۔

© rasailojaraid.com